، تدبّر وتفکر، علم ومطالعہ کے بیسیوں دروازے کھلتے ہیں۔ اگر احقر کی تلخ نوائی کو معاف کر دیا جائے اور وسیع القلبی سے کام لیا جائے تو دینی مدارس کے انتظام وانصرام، نصاب، تعلیم وتربیت سے براہ راست تعلق رکھنے والے واجب الاحترام علماء کرام کی خدمت میں ایک سوال کرنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ دینی مدارس کے موجودہ نظام ونصاب میں دور جدید کے تقاضوں کے مطابق مناسب تبدیلیوں کا احساس اکثر ذمہ دار حضرات کو ہے لیکن عملی قدم اجتماعی طور پر نہیں اٹھایا جاتا۔ محدث جلیل حضرت مولانا محمد یوسف بنوری قدس سرہ نے مدارس کے نصاب میں تبدیلی کے موضوع پر ایک انتہائی جامع اور مدلّل مقالہ لکھا اور ہر ہر پہلو پر بحث کی، ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ حضرت بنوریؒ اس وقت بحیثیت صدر وفاق المدارس ان تبدیلیوں کو پورے ملک میں نافذ کرتے۔ لیکن ملک تو کیا اپنے مدرسہ میں بھی نافذ نہ کر سکے۔ ممکن ہے کہ انہیں کچھ رکاوٹیں پیش آ گئیں ہوں اور وہ بے بس ہو گئے ہوں۔ لیکن سوال تو یہ ہے کہ آخر ہم کب تک فکر انگیز تقاریر ومباحث پر اکتفا کریں گے؟ عمل کب ہوگا؟ دو چار انفرادی مثالیں اس سوال کا جواب نہیں ہیں۔ سوال تو اجتماعیت کا ہے۔ آخر بلی کے گلے میں گھنٹی کون باندھے گا؟ ہم اپنے پر طاری جمود کی وجہ سے حکومت کو مداخلت کا جواز کیوں فراہم کر رہے ہیں اور کب تک فراہم کرتے رہیں گے؟ یہ سوال وفاق المدارس العربیہ ملتان اور دینی مدارس کے ارباب بست وکشاد کی یکساں توجہ کا مستحق ہے۔ (تبصرہ: مولانا مشتاق احمد)

نام کتاب: آخری صلیبی جنگ (حصہ سوم)

مصنف: عبدالرشید ارشد قیمت: ۱۰۰ روپے/ النور ٹرسٹ (رجسٹرڈ) جوہر پریس بلڈنگ جوہر آباد

حضرت سیدنا حذیفہؓ بن یمان کا عجب ذوق تھا کہ دوسرے صحابہ کرامؓ، حضور اکرم ﷺ سے خیر کے متعلق دریافت کرتے تھے اور وہ آپؐ سے شر کے متعلق سوال کرتے تھے تاکہ اس سے بچنے کا سامان کیا جا سکے۔ امت محمدیہ میں ہر دور میں اس حذیفی ذوق کے حامل لوگ رہے ہیں۔ دور حاضر میں برصغیر پاک و ہند میں جناب اسرار عالم (انڈیا) مولانا زاہد الراشدی ودیگر بہت حضرات اس حذیفی ذوق کے حامل ہیں۔ زیر نظر کتاب کے مصنف جناب عبدالرشید ارشد صاحب بھی اسی سلسلۃ الذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ حضرات نئے نئے رونما ہونے والے مقامی، ملکی اور عالمی فتنوں سے صرف خود ہی آگاہی نہیں رکھتے دوسروں کو بھی آگاہ کرنے اور جھنجھوڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ، احسن الجزاء۔ آخری صلیبی جنگ حصہ سوم اس وقت ہمارے پیش نظر ہے۔ اس گراں قدر کتاب میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی تباہی، اس کا پس منظر، انسدادِ دہشت گردی کے بہانے، امریکہ کا اسلامی دنیا پر تسلط، امریکہ کی عیاری ومکاری اور مسلمانوں کی مجرمانہ غفلت اور سادہ لوح جیسے موضوعات پر مدلّل اور پُر اثر گفتگو کی گئی ہے۔ اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ اس کتاب کے تینوں حصے عربی اور انگریزی میں بھی شائع ہوں۔ مسلمانوں کے ہر شعبہ کے بااثر افراد اس کتاب کو پڑھیں اور یہودی وسامراجی گٹھ جوڑ سے بچنے کی تدبیریں سوچیں ؎

صدائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لیے

(تبصرہ: مولانا مشتاق احمد)